Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۹) | مطبوعہ ۲۶ - فروری ۱۹۰۴ء بروز جمعہ | جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبارات

بروسٹر کوٹی ٹیپاس واقع ملک مکسیکو میں بورہ کی ایک نئی کان دریافت ہوئی ہے۔

تجویز ہے کہ دریائے ٹیمز کے نیچے شمالی وولوچ سے جنوبی وولوچ تک برقی ریلوے تعمیر کی جاوے۔

حال میں ایک زنجیر بنانیوالی عجیب کل کا شفیلڈ میں امتحان کیا گیا۔ اس کے وسیلے سے ایک طرف لوہے کا شہتیر اٹھایا گیا اور دوسری طرف سے زنجیر مکمل و تیار ہو کر نکلتی چلی گئی۔

شہر نیویارک امریکہ میں تقریباً ڈھائی لاکھ روپیوں کا سودا اس لئے اکٹھا کیا گیا ہے کہ باقاعدہ لازم رکھکر وہاں کے محکمہ پولیس کی نگرانی کی جاوے۔

یورپ میں خادم الدینوں نے لوگوں کے روگ کا معائنہ کرانے پر ... دینا شروع کیا ہے۔

ملک کوچین کا ایک عجیب رواج ہے یعنی مسلمان کا نام شامل جنگل ہے جب کوئی جنگل کسی گاؤں میں جاتا ہے تو پہلے سے یہ رسم ادا ہوتی ہے کہ ایک مسلمان کو لاکر اس کے روبرو کھڑا کیا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی تلوار سونتکر اس کے چہرے پر زخم لگاتا ہے جس زخم کو جنگل بغیر دستی ذریعوں کے چنگا کر دیتا ہے۔ حال میں بھی ایسی ہی رسم ادا کی گئی لیکن زخم ایسا گہرا اور کاری لگا کہ جنگل کی ساری ... غائب ہو گئی اور زخمی مسلمان مر گیا اب جنگل صاحب معہ اپنے ہمراہیوں کے پولیس کی حوالات کی سیر کر رہے ہیں۔

واشنگٹن میں خبر پہنچی ہے کہ ماہ حال کو تقریباً بیس ہزار جاپانی فوج چیلفو میں اتر آئی ہے۔

جاپان کا انتظام قابل تعریف ہے۔ اور تین لاکھ فوج بغیر کسی خود جاپان کے انتظام میں دخل دینے کے میدان جنگ کو جا سکتی ہے۔

سنٹر پیٹرس کے اخبارات میں ایک تار مشہور ہوا ہے کہ جاپانیوں نے روسیوں کے وہ تمام جہاز شانگھے اور ولڈی کے مابین برنیس سائبیرین ریلوے کی آمدورفت کے لئے رکھے ہوئے تھے پکڑ لئے ہیں۔

امپرس ڈوگر نے مشتہر کیا ہے کہ چین روس کے ساتھ جنگ کرنے میں جاپان کا طرفدار ہوگا اور منچوریا کو چینی صوبہ قائم رکھنے کیلئے جنگ کریگا۔

سنیٹ پیٹرسبرگ میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں کی ایک جرار فوج چیمولپو اور پنگ یانگ کو بڑھ رہی ہے تاکہ پورٹ آرتھر کے اس بڑے ریلوے کا سلسلہ توڑ دیا جاوے۔

ٹکسکی میں افواہ مشہور ہے کہ جہاز کے غرق ہو جانے کے سبب سے ۔۔۔۔ جاپانی مر گئے ہیں۔

چیفو سے تار کے وسیلے معلوم ہوا کہ پورٹ آرتھر کے قلعہ والوں نے تین روسی جہازوں کو جاپانی جہاز سمجھکر غرق کر دیا۔

یہہ خبر براہ کولمبو کلکتہ میں موصول ہو کر شائع ہوئی ہے کہ ۱۷ ماہ حال کی رات کو جاپانیوں کے چھ جہاز برباد ہو گئے روسیوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا تیس ہزار جاپانی کیمپو کی خلیج میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہاں ۲۵۰ کاسک لوگوں سے مقابلہ ہوا جنکو انہوں نے تہ تیغ کیا۔

سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ششماہی مختتمہ دسمبر گذشتہ میں ہندوستان کے ڈاکخانوں سے ۴۹ کروڑ ۲۰ لاکھ چیزیں گذریں جو ششماہی ماقبل سے ۲۰ لاکھ زیادہ تھیں۔

ڈاکٹر ...شن صاحب سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سرحدی صوبہ کے انسپکٹر جنرل سررشتہ تعلیم مقرر ہوئے۔

ایک مسودہ قانون ممالک متوسط کی قدیم جاگیروں کو برقرار اور بڑے تعلقوں کی تقسیم سے محفوظ رکھنے کے متعلق زیر تجویز ہے۔

کلکتہ کی برقی ٹرموے کو ریلوے سٹیشن ہوڑہ تک وسعت دینے کیلئے ۸ لاکھ ۸۰ ہزار کا خرچ گوارا کرنے کی تجویز ہے۔

بنگال کی مجلس تجارت نے گورنمنٹ کو یہ عرضی بھیجی ہے کہ ہائیکورٹ کلکتہ میں ایک جج اور ایک مددگار رجسٹرار بڑھایا جاوے تاکہ کام جلد نپٹ سکے جو بقایا پڑا رہتا ہے۔

رائٹ ریورنڈ ڈاکٹر ...م صاحب بمبئی کے جدید بشپ کی رسم تقرری بڑی دھوم سے ادا ہوئی۔

کلکتہ کے بڑے بازار میں ایک گھی کا گودام آگ لگ کر ایک لاکھ روپیہ کا گھی تلف ہوا۔

پارلیمنٹ کے ۶۷۰ ممبروں میں سے ۷۰ ایسے ہیں جو نشہ کی اشیا سے نفسی پرہیزگار ہیں۔

ایک عالم نے حساب لگایا ہے کہ مرد کی داڑھی کے بال ہفتہ بھر میں ۱/۴ انچ بڑھتے ہیں۔

ایک نئی قسم کا انجن بنایا گیا ہے جو پہیوں پر نہیں چلتا بلکہ مچھلی کی طرح چلتا ہے۔ اس میں ایک گول صندوق ہے جس میں بعد رکھے ہوئے ہیں جب وہ ... تو اس سے مشین چلتی ہے جو ہواؤں میں پرندے کی طرح چل سکتا ہے۔

آسٹریا کے ایک ڈاکٹر مزورک نے شیر بچکسس کا نیا علاج دریافت کیا ہے جو گھوڑے کے سیرم سے طیار کیا گیا ہے جس میں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔

سرحد پر جنگ روس و جاپان پر لاگے رنج گرم۔ روس کا رعب گھٹتا جاتا ہے۔

مہاراجہ ٹھاکور نے ہندو کالج بنارس کے لئے ۱۰۰۰ روپیہ سال منظور کیا ہے۔

نوشہرہ میں کابل ندی کا ریلوے پل تیار ہو کر جاری کر دیا گیا ہے۔

روس بے تار کے برقی پیغام کا سامان جرمنی سے منگواتا ہے۔ دور مشرق کیواسطے۔

منچوریا میں ایک سو جاپانی جاسوس پکڑے گئے۔ جاپانی شناف کے لوگ تھے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

وہ شخص جسنے پھولوں - پرندوں - درختوں پہاڑوں - دریاؤں اور سمندروں کو پیار کرنا اور اُن آوازوں کو سُننا سیکھ لیا ہی جو ہر جگہ اپنے بھید خدا بتاتی رہتی ہیں جو اکیلا اُن کو سمجھ سکتا کبھی اکیلا یا اُداس نہیں ہو سکتا - وہ ہر جگہ اور ہر حالت میں اپنے تئیں خدا اور اسکی عجیب و غریب صنعت سے گھرا ہوا پاتا ہی اور ہمیشہ اور ہر حالت میں اُس کی محبت بھری آواز کو سُن سکتا ہی ؛

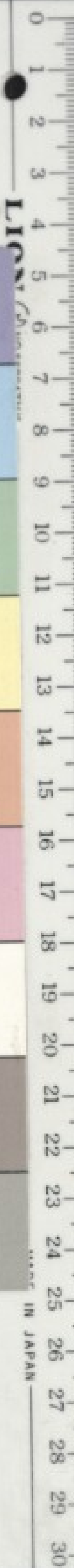
ہم دیکھتے ہیں کہ اس کائنات میں خدا سورج - چاند اور ستاروں کو ایسے طور سے چلاتا ہی کہ تمام خلقت کے انتظام میں ذرہ بھر کا بھی فرق نہیں آتا - کوئی ستارہ نہ تو کبھی ایک سکنڈ بھر تیز چلتا اور نہ ہی پیچھے رہ جاتا ہی کوئی سیارہ کبھی اپنے طور کو نہیں چھوڑتا - سورج طلوع ہونے میں دیری نہیں کرتا - سوال پیدا ہوتا ہی کہ کیا وہ خدا جسنے سورج - چاند - سیاروں اور ستاروں کے چلنے کی راہ اور مقدار فاصلہ مقرر کر دی ہی انسان کو ہی اس دنیا میں شتر بے مہار کی طرح چھوڑ سکتا ہی کہ جہاں اُس کا جی چاہے منہ اُٹھا کر چلدے یا جو کچھ چاہے بے سوچے سمجھے کرے اور خیال نکرے کہ جس خدا نے سورج - چاند اور سیارہ وغیرہ کے لئے حدیں مقرر کر دی ہیں انسان کے لئے بھی ایک راہ مقرر کی ہو ممکن نہیں کہ اور ساری مخلوق کے لئے اس کا یہ قاعدہ ہو مگر حضرت انسان ہی اس سے بری ہو شکر خدا کا اُس نے انسان کے لئے نہ صرف راہ ہی ٹھہرائی ہی اگر انسان چاہے تو وہ نہ صرف اسکو راہ ہی دکھلاتا ہی بلکہ اُس پر اسکو لے بھی چلتا ہی - یسوع نے فرمایا کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں" - اگر کوئی شخص اُس کے پاس آوے تو وہ نہ صرف راہ دکھلاتا بلکہ اُس کو اپنے ساتھ بھی لے چلتا ہی ؛

وہ کمیٹی جو ہندوستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کے اتحاد کی نسبت ہر قسم کے ابتدائی امور کا فیصلہ کرنے کیلئے قائم ہوئی ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء کو جبکہ ... چرچ الہ آباد میں منعقد ہوئی اور دو روز تک کام کرتی رہی - اُن تمام جوابوں سے جو اتحاد کے متعلق کلیسیاؤں سے وصول ہوئے تھے معلوم ہوا کہ ہر قسم کی رکاوٹیں دور ہو چکی ہیں اس لئے کمیٹی نے فیصلہ کیا ہی کہ پریسبیٹیریوں سے درخواست کیجاوے کہ وہ الائنس کے اس جلسے میں جو الہ آباد میں ۱۵ دسمبر کو منعقد ہوگا اپنے ڈیلیگیٹ بھیجدیں تاکہ جنرل اسمبلی قائم کی جاوے - اور تمام پریسبیٹیریاں اس کے ماتحت کی جاویں اس عرصہ میں تمام پریسبیٹیریاں ان اسمبلیوں سے جنسے اب انکا تعلق ہی ہندوستان کی جنرل اسمبلی کے ساتھ مل جانے کی اجازت بھی حاصل کر سکیں - ہمکو کمیٹی کی اس کارروائی سے بہت خوشی اور تسلی ہوئی ہی اور یقین ہوتا ہی کہ وہ دن دور نہیں کہ وہ اتحاد جسکی مدت سے انتظار ہو رہی تھی اب عملی طور پر ہو جاویگا ہم اس کے لئے کمیٹی کو مبارکباد دیتے ہیں - یہ قرار پایا ہی کہ آئندہ الائنس کے جلسے میں ہندوستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کے میل کی نسبت مضامین پڑھے جاویں اور وعظ بھی دئے جاویں - وہ دن ہندوستان کی تاریخ میں قابل یادگار دن ہوگا جبکہ ہندوستان کی پریسبیٹیرین کلیسیائیں اپنا کلیسیائی تعلق یورپ اور امریکہ کے ممالک سے قطع کر کے اپنا دینی انتظام اپنے ہاتھ میں لیں گی - ہماری رائے میں اُس دن تمام پریسبیٹیرین کلیسیاؤں میں تمام خاص دعاؤں کے جلسے ہونے ضروری ہیں - اور جہاں تک ممکن ہو تمام کلیسیاؤں میں وہ دن خصوصیت کے ساتھ منایا جاوے اور شکر گذاری اور عبادت میں بسر کیا جاوے ؛

ہم اپنے ناظرین کو یاد دلاتے ہیں کہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے سو سالہ جلسے کی یادگار میں ۶ مارچ کا اتوار خاص بائبل کا اتوار قرار دیا گیا ہی چونکہ تمام برکتیں ہمکو بائبل کے وسیلے سے ہی حاصل ہوئیں اور ہو رہی ہیں اسواسطے ضروری ہی کہ جہانتک ممکن ہو اس دن کے لئے خاص طیاری اور کوشش کی جاوے - نہ صرف بائبل سوسائٹی اور اُس کی شاخوں کے لئے جو دنیا کے مختلف ممالک میں دعائیں کی جاویں بلکہ ضروری ہی کہ پاسبان اس قسم کے وعظ کریں کہ جس سے بائبل سوسائٹی کے کام میں ترقی ہووے اگر پاسبان بائبل سوسائٹی کے کام کی نسبت کچھ واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ بائبل سوسائٹی کے مقصد کو جماعتوں کے سامنے زیادہ صفائی کے ساتھ پیش کر سکیں تو انہیں ضرور ہی کہ مسٹر فضل لاہور یا پادری ٹی - ایس - ویکو الہ آباد کی خدمت میں لکھکر دریافت کریں وہ سرمن کے لئے بہت سا مصالح بھیجدیں گے - یہہ بھی تجویز ہی کہ اس روز کا چندہ جو تمام کلیسیاؤں میں لیا جاوے بائبل سوسائٹی کے کام کے لئے لیا جاوے اور اسی سوسائٹی کو بھیجا جاوے - امید ہی کہ ہندوستان کی کلیسیائیں اپنی سخاوت سے اپنی شکر گذاری کا اظہار کریں گی اور جہاں تک زیادہ بائبل سوسائٹی کے لئے وہ دے سکتی ہیں دیں گیں ؛

جادو کا کاغذ - قلم دوات بیکار - چاولوں کی پیچ چھانٹ لیکر اس میں تھوڑا سا سوڈا اور کسی قدر سریش بھی ڈالکر پکاؤ - جب سریش گھل کر ایکجان ہو جائے تو اس عرق میں کاغذ کے تختے تر کرکے ایک رسی پر لٹکا کر دھوپ میں خشک کر لو - جادو کا کاغذ بن گیا اس عجیب و غریب کاغذ پر لکھنے کے لئے دوات قلم کی ضرورت نہیں - تانبے یا پیتل وغیرہ کسی دھات کے ایک ٹکڑے سے جو کچھ اس کاغذ پر لکھا جائے حرف سیاہ ہوتے جاوینگے اور صاف پڑھا جائیگا ؛

جادو کا قلم - سرسوں کا تیل ایک سیر - موم تین چھٹانک دونوں چیزوں کو پکا کر تھوڑا سا صاف چونہ ملاؤ اور پکاتے رہو جبتک کہ جمنے کے قریب ہو جائے - اُسوقت کسی برتن میں جما دو - سرد ہو جانے پر ایک لمبا ٹکڑا کاٹ کر قلم کی صورت میں گول کر لو اور آہستگی کیساتھ چاقو سے پنسل کی طرح سر کو باریک کر لو - اس قلم سے کاغذ پر جو کچھ لکھا جائیگا نظر نہ آئیگا - لیکن کاغذ کو پانی میں تر کرنے سے جو کچھ لکھا گیا ہو نمایاں ہو جائے گا ؛



مُضَامِین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۶۴) سوال

مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں کہ نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویساہی آدمیوں کو سکھلاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا۔ (متی ۵: ۳ و ۱۸ و ۱۹) ۔

محقق۔ اگر آسمان یعنے بہشت ایک ہے تو اُسکا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔

رہبر۔ ہاں بہشت کا بادشاہ ایک ہی ہے۔ اور وہ خدا کا بیٹا یسوع مسیح ہے۔ دیکھو متی ۲۵: ۳۱-۳۴) اور اُسکے ایماندار اُس بادشاہت میں میراث پاویں گے۔ اور بھی دیکھو (فلپیوں ۲: ۱۰ و ۱۱) ۔

محقق۔ اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں اگر وے سب بہشت کو جاویں گے تو بہشت میں سلطنت کا حق کسکا ہوگا؟ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہوجائےگا۔

رہبر۔ آئندہ زندگی میں اس قسم کے جھگڑے اور خرابیاں تو اُس صورت میں ممکن ہوتیں اگر لوگ بھیڑیوں اور شیروں اور کتوں اور گائیوں اور بکریوں۔ اور باز اور گدہ اور کبوتر اور بلی چوہے کے جونوں میں آیا جایا کرتے۔ الہذا شاستروں اور دیانندیوں کے بہشت کا یہہ حال ضرور ہوگا مگر آسمان کی بادشاہت یا بہشت میں جو مسیح کے ایماندار جاویں گے وہ آسمانی رُوپ یعنے روحانی اور نورانی او پاک وجود میں ہونگے۔ اور سب خدا کی مرضی بجالاوینگے (متی ۶: ۱۰) اور اس بادشاہت میں شامل ہونے والے خود مختار اور خدا سے باغی بادشاہ نہ ہوں گے لیکن سدا خدا کی بندگی کرینگے (مکاشفہ ۲۲: ۳) آپنے بار بار بائبل کو جنگل کہا لیکن ایسا کہنے سے تو کچھ حاصل نہ ہوا۔ اُلٹی آپکی جہالت نمایاں ہے۔

محقق۔ اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لوگے تو درست نہیں۔

رہبر۔ لفظ غریب سے آپ کیوں ایسی من گھڑت مراد ہماری طرف سے پیش کرتے ہیں۔ ذرا تو غور کرنا تھا کہ وہاں صرف لفظ غریب نہیں بلکہ دل کے غریب لکھا ہے۔ لہذا آپ کی اگر مگر غلط ہے۔

محقق۔ اگر اس سے مراد حلیم لوگے تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنے ایک ہیں۔

رہبر۔ اس میں بھی وہی جاہلانہ من گھڑت ہے کس اُستاد نے آپ کو سکھلایا کہ کنگال کے معنے حلیم ہیں۔ اُس وعظ میں دل کی غریبی ایک وصف ہے اور حلیمی ایک اور وصف بیان کی گئی ہے حلیمی سے مراد نقصان کی برداشت کرنا ہے اور یہہ امیر اور غریب دونوں سے مطلوب ہے۔

محقق۔ جو دل میں غریب ہوتا ہے اُس کو صبر کبھی نہیں ہوتا اس لئے یہہ بات درست نہیں۔

رہبر۔ نہیں پنڈت جی۔ یوں کہنا تھا کہ جو پیسے غریب ہوتا ہے اُس کو صبر کبھی نہیں ہوتا کیونکہ دل کی غریبی جو یہاں طلب کی گئی ہے اُس سے پیسے کی امیری کے مقابل میں پیسے کی غریبی مراد نہیں ہوسکتی۔ دل کی غریبی ظاہرا غریبی سے بالکل جدا ہے۔ دنیوی غریب اکثر مغرور۔ عیاش بدبین اور جھوٹے اور فریبی ہوتے ہیں۔ اور بعضے دنیوی امیر حلیم اور نیک خو ہوتے ہیں۔ پس دل کی غریبی سے خداوند کا مطلب باقی مبارکبادیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک حاجتمند مسکین طبیعت جو گناہ کے بوجھ کی وجہ سے اندر پیدا پیدا ہوتی ہے اور چاہتی ہے کہ خدا رحم کرے اور بچاوے اور جو کچھ خدا فرماوے اُس کے ماننے کو تیار ہو جاوے۔ ایسے لوگ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لائق ہیں یہہ لوگ ابھیاس اس دل کی غریبی کی صورت نہیں ہے۔ اور اُس سے یہہ غریبی حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ یوگ ابھیاس وغیرہ صرف اپنے گھمنڈ کی کرنی ہے دیکھو رومیوں ۳: ۲۷ اور فلپیوں ۲: ۲-۲۳) ۔

محقق۔ جب آسمان زمین ٹل جاوینگے تب توریت بھی ٹل جاوےگی ایسی عارضی آئین انسانی گھڑت ہوسکتی ہے ہمہ دان خدا کی نہیں۔

رہبر۔ پنڈت جی آپکو خدا کی ہمہ دانی سے کیا واسطہ آپکے وید اور آپ کے اپنے خیالات الہیات کے بارے میں بالکل ناقص ثابت ہوئے۔ آپ کیا بلکہ ہر ایک ایسے سوال خدا کی ہمہ دانی پر کرسکتا ہے کہ جس حال کہ خدا کو علم تھا کہ آدمی اور عورت مرجائےگا تو انکو پیدا ہی کیوں کیا یا کرتا ہے؟ اس لئے خدا ہمہ دان نہیں۔ اگر خدا جانتا تھا کہ ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۵ء تک ہندوستان کے لاکھہا آدمی کال اور طاعون سے ہلاک ہوجائیں گے تو اُن کو پیدا ہی کیوں کیا یا کال اور طاعون کو کیوں نہ روکا؟ اس لئے خدا ہمہ دان نہیں۔ اگر خدا جانتا تھا کہ پُرانوں اور دیتا بادہ سے وید منسوخ ہوجائینگے تو وید کیوں جاری ہونے دئے تھے؟ اس لئے خدا ہمہ دان نہیں۔ ہاں پنڈت اس قسم کے سوال تو بات بات پر ہوسکتے ہیں اور آپ کے ایسے سوال کرنے میں کوئی بڑی لیاقت یا فلاسفی ظاہر نہیں ہوتی۔ اور میں لوگوں کو صلاح دیتا ہوں کہ آپ کے ایسے سوالوں پر کوئی گھمنڈ نہ کرے۔

باقی توریت کی بابت پوری عبارت یہہ ہے کہ توریت کا ایک نقطہ یا ایک شوشہ ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ اس سے خود ہی ظاہر ہے کہ توریت میں بیشتر سے ایسی باتیں بیان کی گئی تھیں جو آئندہ وقتوں میں پوری ہوں گی۔ ایسی پیش بینی اور صحیح پیش بینی کیا خدا کی ہمہ دانی کا ثبوت نہیں ہے؟ بیشک ہے۔ اور مسیح نے ان پیشگوئیوں کا بلا پورے ہوئے اٹل ہونا پیش کیا ہے۔ یعنے یہہ نہیں سکتا کہ آسمان و زمین کا خاتمہ ہوجاوے اور توریت کی باتیں اس سے پہلے پوری نہ ہوں۔ پس توریت کے آئین انسانی گھڑت نہیں ہیں بلکہ خدا کے ہیں اور اسلئے ضرور پورے ہوں گے۔

محقق۔ یہہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے کہ جو ان حکموں کو نہ مانیگا وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائے گا؟

رہبر، خداوند نے آسمان کی بادشاہت لوگوں کے سامنے پیش کی اور اُس کے متعلق خدا کے احکام اور شرائط سچائی اور صفائی سے بیان کیں اور پیروی کی تاکید کی اور جو کوئی نہ کرے گا اور کوتاہی کریگا اسکو تجاوز کے نتیجے سہنے پڑینگے۔ بھلا اور بُرا انسان کے سامنے رکھا اور اُن کے نتیجوں سے خبردار کیا۔ اِس میں اگر لالچ اور خوف سمجھو تو یہہ اپنی اپنی سمجھ ہے اور اگر ہدایت اور رہبری اور آگاہی جانو تو بہتر ہے۔ البتہ تجاوز کرنے میں خوف تو ہے سو آگاہی کو کام میں لانا چاہئے ؛

الفاظ آسمان کی بادشاہت کے معنوں میں بھی پنڈت جی نے غلطی کی ہے۔ آسمان کی بادشاہت اور خدا کی بادشاہت (لوقا ۱۷: ۲۰) سے مراد مسیح کی روحانی بادشاہت ہے جو زمین اور آسمان پر ہے۔ یعنے زمینی اور آسمانی کلیسیا جس میں مسیح کے ایماندار شامل ہیں اور ہوں گے۔ موقعہ استعمال سے ظاہر ہوتا کہ فلاں مقام مراد زمینی کلیسیا سے ہے یا آسمانی کلیسیا سے (مقابلہ کرو متی ۵: ۱۰ اور ۱۲ میں آسمان کی بادشاہت اور آسمان۔ اور ۱۷: ۱۸ و ۱۹) ؛

رینالڈ کا قصہ

بقیہ ۵ باب

مسز رینالڈ۔ تو ہم مسیحیوں کو شادی میں کیا کیا خوشی کرنا چاہئے ؛

مثیل۔ میرے نزدیک ایسا تو اس خوشی کا شکریہ صرف خدا کے حضور میں ادا کرنا چاہئے اور روحانی طور پر ہماری سب باتیں ہوں۔ مگر اپنے دوستوں کو اس میں شریک کرنے کیلئے اگر وسعت ہو تو چار بسکٹ یا کیک تقسیم کرنا اچھا ہے۔ اور اگر اور زیادہ لیاقت رکھتا ہو تو کھانا دینے میں کچھ حرج نہیں۔ مگر شراب۔ آتشبازی اور حیثیت سے زیادہ کپڑے اور لاحاصل سامان جو ہمارے مذہب کے خلاف ہو جمع کرنا فضول ہے ؛

مسٹر ریناڈ۔ آپ بجا فرماتے ہیں۔ ہم لوگوں کے خوف سے کوئی کام خلاف تہذیب یا خلاف مذہب نہیں کر سکتے میں صرف معمولی دعوت دونگا۔ اور معمولی کپڑے اور معمولی سامان رکھوں گا۔ اور جو کچھ مجھسے ہو سکیگا میں خدا کے نام سے چندہ میں دیدونگا۔ یہہ بات سب کو پسند آئی۔ چاروں طرف سے خوشی کے آثار نمایاں ہونے لگے بڑے بحث مباحثہ کے بعد تاریخ شادی مقرر ہوگئی۔ تاریخ شادی ۱۰ اگست ۲ بجے شام کو مقرر ہوئی۔ دن جاتے دیر نہیں لگتی ۱۰-۱۱ دن کے بعد اگست کی وہ مبارک تاریخ بھی آپہنچی جس میں جان ریناڈ کے لئے دوسرے غمخوار ملنے کی امید رکھی گئی تھی ؛

آج گرجے میں معمول سے زیادہ چہل پہل ہے۔ چاروں طرف گاڑیاں۔ یکے کھڑے ہیں۔ لوگ ذوق ذوق چلے آتے ہیں۔ گرجے کی سجاوٹ بھی گل بوٹوں سے ایسی کیگئی ہے جو آج کشمیری باغ ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ لوگوں کا مجمع بھی یہاں آج معمول سے زیادہ ہے لیکن سب کی نگاہیں باہر کی طرف لگی ہیں۔ گویا کسی خاص شخص کے آمد کی انتظاری ہے۔ بعض لوگ تو باہر اُٹھ اُٹھ کر دیکھ آتے ہیں۔ اتنے ہی عرصہ میں تین گاڑیاں آتی ہوئی معلوم ہوئیں۔ اور یکایک گرجے کے دروازہ پر آکھڑی ہوئیں۔ پہلی گاڑی سے مسٹر جان اور مس تھیکل جو ابھی چند منٹ میں مسز جان ہونے والی تھیں ایک سادہ سفید لباس پہنے سر پر سہرا ڈالے نکلیں۔ اور مسٹر جان سرج کا کوٹ اور نیلی پشمین پتلون پہنے گرجے کے اندر چلے گئے۔ ہم دولہا دلہن کو آج ایسی سادگی میں دیکھ رہے ہیں کہ آجتک ہمنے کسی دولہا دلہن کو نہیں دیکھا کیا اِس لئے کہ مسٹر ریناڈ غریب ہیں۔ نہیں نہیں مسٹر ریناڈ امیر ضرور ہیں۔ لیکن آجکل کے مسیحی پرانا تکلف دوست ہمارے عیسائی بھائی اپنی شادی میں کم سے کم پچاس ساٹھ روپیہ کا سوٹ اپنی بیوی کے لئے اور ۴۰ روپیہ کا سوٹ اپنے لئے تیار کراتے ہیں۔ اُس تکلف میں بھی کشمیر کا باغ اور ظاہری دکھاوے کے لئے سونے چاندی کی کام اپنی اور بیوی کے پوشاک میں چنوا لیتے ہیں۔ وہ بدنامی کے خوف سے گو [illegible] تماشہ دکھاتے ہیں وہ ٹھاٹھ باٹھ کو پسند کرتے ہیں۔ ظاہری نمائش کو شہرت کا باعث خیال کرتے ہیں۔ قرض لیکر دعوتیں دینے کو ناموری پر محمول کرتے ہیں۔ آتشبازیں میں روپیہ صرف کرنے اور ہنگامہ شور باجہ وغیرہ کو اپنی عظمت تصور کرتے ہیں (غالباً ہندو مسلمانوں کے دیکھی دیکھا یہہ حوصلہ اِن کو بھی ہوا ہے) مگر ہمارا ہیرو ان سب باتوں کو فضول اور بُرا خیال کرتا ہے۔ وہ ایسے فضول خرچ لوگوں کو قوم میں بد نمونہ پیدا کرنے والے اور مالی تنزلی کے باعث سمجھتا ہے۔ اُن کو شیخی باز اور مغرور خیال کرتا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ جس قدر لوگ ترقی کے زینہ سے تنزلی کے غار میں گرے وہ سب انہیں کیطرح پہلے فضول خرچ تھے۔ ہزاروں کی جائدادیں اسی لئے ضبط ہوگئیں ہیں۔ انہیں خیالوں نے مسٹر ریناڈ کو مجبور کیا کہ قوم میں عمدہ نمونہ پیدا کرنے کے لئے سادگی اختیار کرے۔ اگر مسٹر ریناڈ غریب ہوتے تو غالباً سب لوگ مضحکہ کرتے اور اِس سادگی پر بیسوں تکلف پسند آنکھ بھوں مٹکاتے مگر چونکہ یہہ امیر ہیں اِس لئے سب لوگ انگشت بدندان اور متحیر رہگئے۔ کہ مسٹر ریناڈ نے باوجود اس قدر متمول اور فارغ البال ہونے کے شادی میں کچھ ٹھاٹھ نہیں کیا۔ بعضے کہنے لگے اِس بخیلی پر تو غور کرو کہ دُلہن کی پوشاک بھی تو دو سو کی نہیں بنوائی"۔ دوسرے نے کہا جان کا سوٹ پچیس روپیہ کا ہمارے سامنے مول لیا گیا ہے۔ تیسرے نے کہا کہ یہہ اپنا مشقی پن لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ بعضے کانا پھونسی کرنے لگے کہ یہہ تو قلعی پھیرے نظر آتے ہیں۔ الغرض سب لوگ پوشاک اور ٹھاٹھ کی دیکھی بھالی میں لگے ہیں اور وہاں پادری صاحب نے شادی دیدی اور ترتیب رسم کا خاتمہ کر دیا اور بدستور سب لوگ واپس جانے لگے۔ پادری صاحب اور مسٹر ریناڈ بھی خوشی خوشی باہر نکلے اور پادری صاحب کو ایک طرف لیجا کر دو سو روپیہ پور فنڈ میں دیا اور ۲۵ روپیہ مشنری فنڈ میں۔ صاحب نے فرمایا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے خلاف معمول اور خلاف امید کے لوگوں میں سادگی کا نمونہ دکھلایا۔ بہتر ہوتا اگر آپ یہہ روپیہ سب کے سامنے مجھکو آپ دیتے۔ تاکہ اِن نکتہ چینی اور مذاق کرنے والوں



کو معلوم ہو جائے کہ جو روپیہ فضول خرچی سے آپ نے بچایا ہے وہ غریبوں کی مدد میں دیا گیا ہے۔ اور اُن کے لئے آیندہ کو ایک نمونہ قائم ہو جائے ۔

رینالڈ۔ لیکن انجیل کا حکم ہے کہ خیرات پوشیدگی میں کرنا چاہئے" ۔

پادری صاحب۔ اگر آپ کے اس ظاہری خیرات سے قوم کو اور غریبوں کو فائدہ پہنچے تو وہ غالباً مسیح کے حکم کے خلاف نہیں ہے کیونکہ آپکا مقصد اپنی ناموری کرنا نہیں بلکہ دوسروں کے لئے نمونہ ہونے کا ہے۔ رینالڈ نے اس کے جواب میں بہت بہتر کہکر دونوں گاڑی میں سوار ہو کر چل دیئے۔ اور اُس مقام کو پہنچے جہاں دعوت کا سامان کیا گیا تھا۔ یہاں نہایت سنجیدگی اور صفائی کا اہتمام ہے۔ چاروں طرف لوگ بیٹھے ہیں درمیان میں ایک میز رکھی ہے جس پر نہایت خوشنما ریشمی کپڑا بچھایا گیا ہے۔ اور اُس پر گلاس کی تین تین قطاریں لگی ہیں۔ مسٹر رینالڈ اور پادری صاحب بھی انہیں لوگوں میں ملکر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں کھانا دیا گیا۔ لیکن ہم نے باوجود پُرشان صفائی اور سنجیدگی کے کوئی چیز فضول یا بیہودہ نہ دیکھی۔ اور تعجب نہیں کہ اس سامان سے بھی نئے تکلف پسند اصحاب نفرت کرتے ہوں۔ جب دعوت ختم ہو گئی تو پادری صاحب کی تحریک سے مسٹر رینالڈ نے اور دو سو پچیس روپیہ پادری صاحب کے نذر کئے یہہ بھی روپیہ تھا جس کا ذکر ہم پیشتر کر چکے ہیں۔ یہہ دیکھکر سب لوگ متحیر اور ہکا بکا رہ گئے۔ ہمارے ٹھاٹھہ باٹھی دوستوں کو پشیمانی تو ضرور ہوئی ہوگی۔ مگر اب خاموشی کے سوا مذاق کرنے کا تو موقع ہی نہ تھا۔ لیکن رینالڈ نے کسی کے شرمندہ کرنے کو یہہ کام نہ کیا تھا۔ انہوں نے ایک کام اور قابل تعریف کیا کہ مختلف شہروں سے تین لکچرار اپنے خرچ سے بلوائے۔ جو تین روز تک برابر بعنوان "روح القدس" لکچر ہوتے رہے ۔

یہہ شادی واقعہ میں دیندار مسیحیوں کی طرح عمل میں آئی۔ جس سے اوروں کے لئے ایک نمونہ ہو۔ دریغہ امر قابل افسوس ہے کہ ہمارے بعض مسیحی بھائی شادی کی خوشی ہندو و مسلمانوں کی تقلید پر بیہودہ طور سے کرتے ہیں" ۔

رینالڈ۔ اپنے بیٹے کو دیکھکر اسقدر خوش نہوئے جسقدر وہ خدا کے لئے کچھ اپنی کمائی سے دیکر خوش ہوئے۔ مسٹر جان اور مسز جان کے لئے دو منزلہ مکان دیا گیا اور یہہ لوگ بخوشی تمام اپنا وقت کاٹنے لگے ۔

خیر انکو یہیں چھوڑ کے ذرا تھوڑی دیر کے لئے رینالڈ اور انکی بیوی کیطرف اور توجہ فرمایئے پھر بہت دیر میں ہم انکو دیکھیں گے ۔

مسز رینالڈ۔ ان دنوں مذہبی جوش میں اس قدر ترقی کر رہی ہیں کہ وہ اپنے وقت کا بڑا حصہ دوسروں کے سمجھانے بجھانے میں صرف کرتی ہیں کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جبکہ وہ اپنے ہمسایوں کے گھروں میں جاکے اُنکو انجیل کی بشارت نہ دیتی ہوں۔ ادہر مسٹر رینالڈ بھی اپنے فرصت کے وقت جابجا منادی کرتے اور لوگوں سے مل جل کر انجیل کی باتیں سناتے ہیں۔ کبھی امیروں میں جاجاکر ملاقات بھی کرتے ہیں۔ مگر انکی ملاقات میں اور دوسروں کی ملاقات میں امتیاز کرنا چاہئے۔ اوروں کی ملاقات صرف یوں ہوتی ہے کہ گئے اور دو چار فرمائشی قہقہہ لگا کر یا حقہ کی چلائی اِدھر اُدھر کی گپ شپ کرکے چلے آئے مگر مسیحی لوگ جاکر ایسا نہیں کرتے۔ وہ جاکر اُٹھتے بیٹھتے اور موقع پاکر مذہبی باتیں کرنے لگتے کبھی کوئی کام یا بات خلاف تہذیب دیکھی تو تدارک کیا۔ اسی طرح ہمارے ہیرو کی بھی ملاقات کا طریقہ تھا۔ یہہ جاکر انکو انجیل کی سلامتی بخش تعلیم دیتے ہیں اُن کے شک شبہہ دور کرتے ہیں۔ بیماری مصیبت میں بھی غمخواری کرتے ہیں۔ خدا کے احکام بتلانا۔ مسیح کے فرامین اخلاقی سُنانا انکا خاص کام ہوتا ہے۔ الغرض میاں بیوی دونوں خدا کی خدمت جی کھول کے کرتے ہیں ۔

اب چلو کچھ دیر کے لئے جان کو بھی دیکھ آویں ۔

یہہ کیا بات ہے کہ جان پہلے دیندار تھا اب بیدین ہوا جاتا ہے۔ جسکو اس کی صورت شکل بات چیت سے بھی بیدینی کا شک ہونے لگا۔ کیا در اصل یہہ بیدین ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جان اپنے والدین کے مذہبی خدمات کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہہ اعلیٰ درجہ کا عیش پسند اور عزت کا خواہاں ہو گیا ہے۔ اور اپنے والدین کو مذہبی لباس میں دیکھکر شرمندہ ہوتا ہے۔ بیوی سے بھی اکثر کہتا ہے کہ دیکھو جی۔ پاپا اور ماما دونوں پاگل ہیں ان کو نہ تنخواہ ملتی ہے نہ عزت نصیب ہوتی ہے۔ مفت گھر گھر انجیل لئے پھرتے ہیں جیسے کوئی بھیک مانگتا پھرے ۔

مسز جان۔ ڈیر۔ تمکو شرم آنا چاہئے۔ انجیل کی منادی کو تم بھیک مانگنا خیال کرتے ہو۔ افسوس۔ یہہ اپنے لئے عاقبت کا توشہ جمع کرتے ہیں وہ تو خداوند مسیح کے احکام کی پیروی کرتے ہیں ۔

جان۔ اُونہ۔ (حقارت سے) بھلا یہہ کام عیسائیوں کا ہے یا پادریوں کا ۔

بیوی۔ یہہ کام ان سبھوں کا ہے جو اپنے کو مسیح کا بتلاتے ہیں۔ اُس میں پادری۔ بشپ۔ ڈیکن۔ پریچر کی تخصیص نہیں۔ جتنے عیسائی ہیں سب مسیح کے گواہ ہیں پس یہہ ہم پر فرض ہے کہ جہاں اور جس وقت موقع ملجائے انجیل کے سنانے میں غفلت نہ کریں۔ ورنہ ہم مسیح کے گواہ نہیں بن سکتے ۔

جان۔ چاہے جو ہو۔ لیکن مجھے تو منادی کرتے شرم معلوم ہوتی ہے ۔

بیوی۔ ہاں۔ چند دنوں کے لئے تو تمکو شرم کا خیال ہے مگر اس کے بعد جب مسیح کے پاس جاؤ گے تب کہاں جاؤ گے ۔

جان۔ وہ ہمکو سب تکلیفوں سے بچا لے گا ۔

بیوی۔ واہ۔ مسیح نے صاف کہدیا ہے کہ جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا اقرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اقرار کروں گا۔ پھر جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا انکار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کروں گا (متی ۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ آیت) جب مسیح تمہارا انکار کرے گا تو تم کیسے بچو گے ۔



عزت بے مثال

املین

املین سنگھ افسردہ دل اپنے گھر کی طرف لوٹی۔ اُس نے اپنے گھر میں سدرسن داس کا ذکر سنا تھا اور اُسے امید تھی کہ وہ جس نے مسیح کی خاطر اپنے گھربار اور عزیز و اقارب کو چھوڑا ہے ضرور ہی اُس کا سچا شاگرد ہوگا۔ اُسے اِس ملاقات سے کچھ مایوسی نصیب ہوئی لیکن جب اُس نے سدرسن داس کے گھر کی قابلِ رحم حالت کا خیال کیا تو اُس کا دل ہمدردی سے بھر گیا۔ اُسے سدرسن داس اور اُس کی بیوی کی حالت دیکھکر افسوس ہوا لیکن زیادہ تر وہ اِس خیال سے غمزدہ ہوئی کہ اگر ہم مسیح کی مرضی کے موافق زندگی بسر نہ کریں تو ہمارا مسیحی کہلانا بالکل بیفائدہ ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی سے یہہ ظاہر نہ کریں کہ ہم اپنے ہندو ہمسایوں کی نسبت بہتر ہیں تو ہم اپنے خداوند کی بے عزتی اور توہین کا باعث ہوتے ہیں ؛

اب اُسے یاد آیا کہ ایک وقت وہ بھی تھا کہ میں بھی اِس بات سے ناواقف تھی کہ مسیحی ہونا مسیح کے شاگرد اور پیرو ہونا ہے۔ صرف کبھی کبھی گرجے جانے اور بائبل پڑھنے کو ہی کافی سمجھتی تھی۔ میں مسیح کو جانتی تھی لیکن فی الحقیقت اُسے اپنا خداوند اور مالک نہیں مانتی تھی درحالیکہ اُس کی رضاجوئی ہماری زندگی کی علتِ غائی ہونی چاہئے پھر اُسے یہہ بھی خیال آیا کہ اب میں نے ایک ایسی مسیحی زندگی کو دیکھا ہے جو کہ دراصل بالکل خودغرضی اور لاپروائی کی زندگی ہے مونیکا گرجی نے اُسے سکھلایا تھا کہ مسیحی ہونا مسیح سے تعلق رکھنا اور ہر امر میں اُس کی رضاجوئی کرنا ہے؛ پہلے پہل اُس کے دل میں اِس نئے طرز پر زندگی بسر کرنے کی کچھ خواہش نہ تھی لیکن غم و اندوہ اور خوف و خطر کے وقت میں اُس نے مسیح کو یہہ کہتے ہوئے سُنا کہ "اے تم سب لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دونگا" اُس نے اِس آواز کو سنا اور فرمانبرداری کی اور اُس وقت سے اُس کی زندگی بالکل تبدیل ہوگئی تھی ؛

سدرسن داس کی بیوی کی غفلت اور لاپروائی کو دیکھ کر اُسے اپنی پرانی زندگی کی تصویریں نظر آنے لگی چنانچہ وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر روئی اور یوں دعا کرنے لگی کہ "اے خداوند اگر وہ تجھکو اور تیری محبت کو نہیں پہچانتی تو مجھے توفیق بخش کہ میں اُسے تیرے پاس لے آؤں" ؛

انہی خیالات میں غلطاں پیچاں جب وہ اپنے گھر پہنچی تو اُسے معلوم ہوا کہ میرے اور سندری کے گھر کی حالت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہاں کچھ دولتمندی اور عیش و عشرت کے سامان نہ تھے بلکہ صرف صفائی اور ضروری آرام و راحت کے وسائل مہیا تھے۔ وہ سیدھی ایک پچھلے کمرہ میں گئی اور وہاں گھٹنے ٹیک کر دعا کرنے لگی اور سدرسن داس کے خاندان کو خدا کے حوالے کیا اور یہہ التجا کی کہ خدا اُس کی زندگی کو وفاداری اور خدمتگذاری کی زندگی بناوے جب سے وہ خداوند مسیح کے مکتب میں داخل ہوئی اُس نے اور بہت سے سبقوں کے علاوہ ایک بڑا بھاری اور ضروری سبق یہہ سیکھا تھا کہ بغیر دعا کئے وہ کچھ نہیں کیا کرتی تھی دعا کرنا اُس کی ایسی عادت ہوگئی تھی کہ وہ بغیر محسوس کئے اور بغیر کسی طرح کی کوشش کے طبعی طور دعا میں مشغول رہتی تھی۔ جسطرح وہ اپنی جسمانی ضروریات اور حاجات کو رفع کرنے کے لئے اپنے شوہر سے درخواست کرتی تھی اُسی طرح روحانی معاملات کو خداوند کے حضور پیش کرنا اُس کا خاصہ ہوگیا تھا ؛

ایک دن اُس نے اپنی سہیلی سے کہا کہ "جب خداوند نے فرمایا ہے کہ مجھ میں قائم رہو تو میں اپنی کسی چیز کو اُس سے کیوں الگ رکھوں ؟ جب میرا اُس کے ساتھ ایسا قریبی رشتہ ہے تو بے شک جو چیزیں مجھ سے علاقہ رکھتی ہیں اُنکا تعلق اُس سے بھی ضرور ہے" ؛

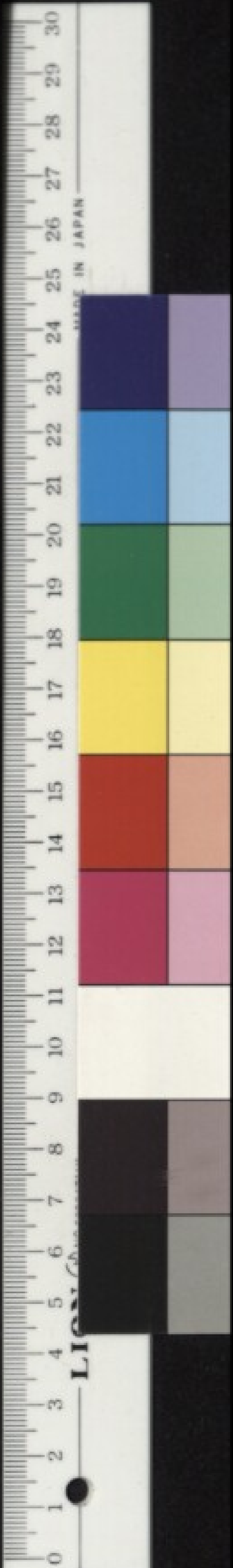
یہہ مسیح کی خادمہ اُن سب کے ناموں کی جنکے لئے وہ متواتر دعا کرنا چاہتی تھی فہرست رکھا کرتی تھی چنانچہ اب سدرسن داس۔ سدرسن داس کی بیوی اور اُس کے بچوں کے نام اِس فہرست میں درج کئے گئے اور وہ ہر روز خداتعالےٰ کے حضور پیش کئے جانے لگے۔ کچھ بہت مدت نہ گذری تھی کہ ایک گاڑی کی آواز آئی اور کسی مانوس آواز نے اِستفسار کیا کہ "کوئی گھر میں ہے" ؛

اِس ملاقاتی کو بہت انتظار نہ کرنا پڑا۔ فوراً دروازہ کُھلا اور اُسے باعزت بٹھلایا گیا اور اُس نے اپنے آنے کا مقصد بیان کرنا شروع کیا کہ "آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے ایک دفعہ ذکر کیا تھا کہ اگر آپ کو کہیں ہمسایہ کے زنانہ میں مسیح کی خدمت کا موقعہ ملے تو آپ بہ خوشی اُسمیں مشغول ہونگی چنانچہ میری ایک شاگرد یہیں آپ کے ہمسایہ میں رہتی ہے اور میرے لئے اُس کے پاس آنا بہت مشکل ہے لیکن آپ کے لئے آسان ہوگا۔ اگر آپ اُسے تعلیم دینا منظور فرماویں تو میں آپکی بہت شکرگذار ہونگی" ؛

یہہ سُنکر املین سنگھ کو نہایت خوشی ہوئی کہ مجھے خداوند کی خدمت کا موقع ملا ہے چنانچہ وہ دل ہی دل میں اِس کے لئے نہایت شکرگذار ہوئی اور کہنے لگی کہ میں بڑی خوشی جاؤنگی اور مجھے اُمید ہے کہ خداوند ہر روز مجھے کچھ نہ کچھ کلام دیتا رہیگا ؛

ملاقاتی نے کہا "اِس ملک میں خدا کا کام بہت ہے اور اُسے کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ جو کوئی اُس کی خدمت کیا چاہتا ہے وہ ضرور اُس کے وسیلہ سے اپنا جلال ظاہر کروائے گا"۔ اب ملاقاتی مذکورہ بالا شاگرد کا پتہ دیکر رخصت ہوئی اور املین سنگھ کا دل اِس بات کو معلوم کرکے کہ جس نے مجھے اپنے قیمتی خون سے خریدا ہے اب میں اُس کے جلال کے لئے استعمال کی جاؤنگی خوشی سے بھر گیا۔ اُسے خیال آیا کہ میں اپنے آس پاس کے رہنے والوں کے لئے خدا کی برکتوں کا سوتا اور سرچشمہ بنونگی۔ چنانچہ جب وہ اُس شاگرد کے گھر کی طرف روانہ ہوئی تو خیال کرنے لگی کہ مجھے ایک نیا دوست اور ہم خدمت ملا ہے

اب دس بج چکے تھے اور اُس کے خاوند کے گھر آنے کا وقت قریب تھا اور بچے بھی مدرسے سے واپس آنے والے تھے پس اِس وقت اُس شاگرد کے پاس جانے کا موقع نہ تھا کیونکہ وہ خیال کرتی تھی کہ جن کی خبرگیری کرنا خدا نے میرا





فرض ٹھہرایا ہی مناسب نہیں کہ میں اُن کی خبرگیری میں کسی طرح سے غفلت کروں ؟

قصص العرب احوال محمدی

(محمد صاحب کی سرگذشت)

اس سال اسلامی فوج کو مقام موتہ میں بڑی شکست ہوئی حال یہہ تھا کہ سوریہ کے کنارے پر رومی شہنشاہی فوج مقیم ہوئی محمد صاحب نے اپنے ایک لشکر کو زید کے ماتحت رومی فوج کے مقابلہ میں بھیجا چنانچہ طرفین میں سخت لڑائی ہوئی جس میں زید قتل کیا گیا اور مسلم فوج شکست کھا کر لوٹ آئی تھوڑے دن بعد ان کو ایسی فتح ہوئی جس سے شکست مذکورہ ان کی یاد سے جاتی رہی۔ ایسا ہوا کہ ان قوموں میں سے ایک نے جن کے ساتھ محمد صاحب کا عہد و پیمان ہوا تھا قریش کا نقصان کیا۔ اس پر قریش نے ان کو مدد کرنے کے لئے ان کی مخالفت کرنی شروع کی اس حالت میں محمد صاحب نے اپنی دلی تمنا کے مطابق موقعہ پا کر یوں کہنا شروع کیا کہ عہد و پیمان ٹوٹ گیا چنانچہ فوراً دس ہزار فوج لے کے آپ نے شہر مکہ پر حملہ کیا۔ شہریوں کو مجبوراً اور لاچاری سے ان کی اطاعت کرنی پڑی لہذا محمد نے بلا لڑائی مکہ کو لے لیا

اگرچہ یوں مکہ فتح کیا گیا لیکن تو بھی بدوی قومیں اُن کی مخالف رہیں چنانچہ وے مقام طیف پر جمع ہوئیں اور وادی ہنا ین میں لڑائی شروع ہوئی لڑائی کے شروع ہی شروع میں بدویوں نے مسلمانوں پر اچانک ایسا حملہ کیا کہ انہوں نے اُن کی صفوں کو درہم برہم کر دیا لیکن سخت لڑائی کے بعد بدوی پس پا کئے گئے اور ان کا لشکرگاہ جس میں بیشمار بھیڑ بکریاں اور بہت ساز و برگ تھا لوٹا گیا شہر طیف کا بھی محاصرہ کیا گیا لیکن مسلمان اس کو فتح نہ کر سکے محمد صاحب نے قریش کے بزرگوں کو خوش کرنے کے لئے لوٹ میں سے خاص خاص چیزیں انہیں دیں اس کارروائی پر ان کے پرانے ساتھیوں اور شاگردوں میں کڑکڑاہٹ پیدا ہوئی ان کا خیال تھا کہ اب محمد صاحب اپنی فتح یابی کے باعث ہم کو اور ہمارے شہر مدینہ کو چھوڑنے کو تیار ہیں محمد صاحب نے اُن کو تسلی دینے کے لئے ان سے وعدہ کیا کہ میں مدینہ کو چھوڑ کے مکہ میں نہ رہوں گا" اس فتح کا ذکر سورۂ توبہ میں پایا جاتا ہو جہاں لکھا ہو کہ یہہ فتح فرشتوں ہی کی مدد سے ہوئی ؟

ہجرہ کے نویں سال میں عربی قوموں کے قاصد چاروں طرف سے محمد صاحب کی حکومت کو قرار دیتے اور اس کے مذہب کے دستور و تکو دریافت کرتے ہوئے آئے چنانچہ اس طرح پر ان کا اختیار قریباً تمام عرب میں قرار دیا گیا ہجرہ کے نویں سال کے موسم گرما میں ایک مہم مقام طبوک پر اس غرض سے چڑھائی کی گئی کہ ان سوریا توڑپا کو جو رومیوں کی فوج کی طرف سے سرحد پر اکٹھی ہوئی تھیں ڈروا دیا جاوے۔ اس مہم میں مدینہ کے کشیر گرم فریق اور بعض مسلمان بھی گرمی اور سفر کی تکلیف کے باعث جانے سے انکاری ہوئے اوروں نے سرگرمی دکھائی اور مہم پر جانا منظور کیا۔ اس مہم کی وجہ سے کئی ایک یہودی اور عیسائی سردار محمد صاحب کے زیر حکومت آ گئے ؟

جب محمد صاحب طبوک سے واپس آ کے تو ان لوگوں پر جو بیگرمی اور خوف کے مارے ان کے ہمراہ نہ گئے تھے اپنی ناراضی ظاہر کی چنانچہ جب اس فریق میں سے ایک شخص نے ایک مسجد بنائی جس کی بابت یہہ خیال کیا گیا کہ یہہ مخالفت میں بنائی گئی ہو تو محمد صاحب نے اسے فوراً مسمار کر ڈالا اس وقت سے منافقین کی قدر گھٹ گئی اور تھوڑے دنوں کے بعد جب عبد اللہ ابن عباس کا انتقال ہو گیا تو اس فریق کا بھی نام و نشان باقی نہ رہا ؟

اس نویں سال کے آخیر میں حج کے وقت محمد صاحب نے علی کو شہر مکہ میں بھیجا تاکہ عوام الناس کو حکم سنایا جاوے کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ عہد کیا گیا باقی سب منکروں پر حملہ کیا جائیگا تاوقتیکہ وہ دین اسلام کے تابع نہ ہو لیں اور اب سے آیندہ کو سوائے مسلمانوں کے اور کوئی کعبہ میں داخل ہونے نہ پاویگا۔ واضح ہو کہ ان دنوں میں محمد صاحب اور نجرانی عیسائی اسقوف کے درمیان بحث ہوئی۔ اپنے اخیری انجام میں محمد صاحب یہودیوں اور عیسائیوں کی کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے شروع میں تو وہ ان کی مدد کے طلبگار اور خواہشمند تھے لیکن انہوں نے مدد نہ کی اب ان کی طاقت بڑھ گئی اور وہ ان کی مدد کی حاجت نہ رکھتے تھے پس آخر وہ عیسائیوں کی مخالفت اور یہودیوں سے سخت دشمنی کرتے تھے اس حالت میں صوبہ نجران کے ایک اسقوف کئی آدمیوں کو اپنے ہمراہ لیکر شہر مدینہ میں آئے اور محمد صاحب کے ساتھ بحث کرنے لگے جب بحث کرتے کرتے طرفین جوش میں آنے لگے تو محمد صاحب نے عیسائیوں سے کہا کہ آؤ اپنے اپنے بیٹوں کے نام اور اپنی بیٹیوں کے اور اپنی جوروؤں کے نام لیکر خدا کی طرف سے لعنت کریں خدا کی لعنت اُس پر ہوگی جو جھوٹ بولتا ہو لیکن یہہ کام عیسائی دین کے مطابق منع ہو پس عیسائیوں نے اس سے انکار کیا اس پر محمد صاحب نے فتح کی بانگ دی اور بحث ختم ہوئی ؟

ان دنوں میں قرآن ختم ہو گیا اس کی اخیری سورت سورۂ توبہ کہلاتی ہو پر درحقیقت اس سورت کی پانچویں رکوع یعنی آیت تیس سے چھتیس تک قرآن کی آخری آیتیں تصور کی جاتی ہیں یہہ آیتیں محمد صاحب نے شہر مکہ میں جا کے ہجرہ کے دسویں سال کے آخری حج میں سنائیں پھر وہ حجات پر چڑھکر سورۂ مائدہ کی چوتھی آیت کو سنایا یعنی یہہ کہ آج میں نے تمہارے لئے اپنے دین کو پورا کیا۔ جب وہاں سے واپس آ گئے تو مدینہ میں بھی لوگوں کو نصیحت کر کے سورۂ توبہ کی آیات مذکورہ کو سنایا جن کے آخیر میں یہہ آیت آئی ہو کہ تحقیق میں نے اپنی رسالت کو پورا کیا میں نے تمہارے درمیان صاف حکم کو چھوڑ دیا یعنی خدا کا حکم اور صاف رسومات ان کو قائم رکھو اور تم کبھی گمراہ نہ ہو گے عیسائیوں اور یہودیوں کے حق میں یہہ حکم سنایا گیا کہ تاوقتیکہ وہ خراج گذار اور پست حال نہ ہو جاویں ان سے لڑنا چاہئے علاوہ اس کے دو فرقوں پر لعنت سنائی۔ یہودیوں پر اس لئے کہ وہ عزیر کو اور عیسائیوں پر اس لئے کہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ خادم الدین اور فقیر لوگ پہلے عالم کہلاتے تھے لیکن اب ان پر لعنت کی جاتی تھی اس لئے کہ وہ لوگوں کو بند کرتے ہیں چنانچہ ان کے حق میں کہا گیا

کہ دوزخ میں ان کے لئے سونا چاندی ہو ان کے ماتھوں پیٹھوں اور پہلوؤں پر داغ لگایا جائیگا لیکن ان کے تونشوں سکے حق میں محمد صاحب نے شروع سے آخر تک سوائے تعظیم و تکریم کے اور کچھ بھی نہ کہا۔

ہجرۃ کے دسویں سال میں محمد صاحب نے دس ہزار آدمی لیکر دھوم دھام کے ساتھ حج کیا کعبہ کو تو وہ پاک کر چکے تھے لیکن اب انہوں نے حج کو تمام بت پرستی کی رسموں سے صاف کر کے قائم کیا اس وقت وہ نہایت ہی ضعیف ہو گئے تھے کیونکہ خیبر کی لڑائی کے وقت ان کو زہر کھلایا گیا جس کی بابت وہ جانتے تھے کہ اس کی تاثیر سے اس دنیا میں صرف تھوڑے ہی دنوں کا مہمان ہوں چنانچہ جیسا اوپر بیان ہوا وہ اسلام کی رسموں کو بجا لائے۔

ہجرۃ کے گیارہویں سال میں حج مذکورہ کے تین ماہ بعد محمد صاحب تریسٹھ برس کی عمر میں ماہ جون کی آٹھویں تاریخ کو ۶۳۲ء میں اس دنیا سے رحلت کر گئے۔

عجیب چوری۔ پیرس۔ ایک شب کارخانہ بائیسکل دوڈکارڈنیل نیول میں ایک چور نے نقب لگائی کارخانہ میں اسوقت دس بائیسکلیں تیار تھیں اسمیں ۸ بائیسکل چور لیگیا انکو جب دیکھا گیا سوائے ایک پرچہ کاغذ کے بائیسکل کا پتا نہیں ملا۔ کاغذ میں یہہ تحریر تھا:

جناب پروپرائٹر صاحب۔ اس وقت کارخانہ میں دس بائیسکلیں موجود تھیں جن میں سے دو بائیسکلیں چھوڑے جاتا ہوں ایک آپ کے لئے اور ایک آپ کی بیوی کے لئے اور ۸۔ اپنے ہمراہ لئے جاتا ہوں۔ مگر افسوس ہو کہ آپ کی زیر نگرانی ایسے بڑے کارخانہ میں صرف دس بائیسکل تیار ہو سکیں۔ اگر زیادہ ہوتیں تو ایک ایک بائیسکل اور آپ کے لئے بھی چھوڑ جاتا اور ہم آپ دونوں فائدے میں رہتے پھر بھی کبھی میں اس کارخانہ کا ملاحظہ کرونگا اگر زیادہ بائیسکل اُس وقت تیار نہ پاؤنگا تو ضرور اس کارخانہ کے چھوڑنے کے لئے مجبور کرونگا۔

مُراسلات

مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ

ناظرین کچھ عرصہ گذرا ہو کہ مرزے نے ایک سفید جھوٹ گانٹھا ہو اور اس کے پیرو اس کے اس جھوٹ میں شریک ہوکر بے فائدہ شور مچا رہے ہیں۔ وہ کہتا ہو کہ مسیح سرینگر کشمیر میں جاکر مر گیا ہو اور اُس کی قبر محلہ خانیار میں موجود ہو اور اس کے ثبوت میں بہت سی بے سروپا باتیں کہتا ہو جو بالکل بے بنیاد اور جھوٹی ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) نام کا بالکل اختلاف ہو وہ کہتا ہو کہ یوزآسف کی قبر مشہور ہو یسوع اور یوزآسف کے نام میں کوئی تعلق نہیں پایا ہو۔ حرفوں کی تبدیلی اور آگے پیچھے کرنے سے جو چاہیں بنا سکتے ہیں۔ جیساکہ مرزا قادیانی عبدالرحمٰن اور عبداللطیف کو بکری بنا دیتا ہو اسی طرح یوزآسف کو یسوع بنا دیتا ہو ایک سکول کے لڑکے ایک اُستاد کی بابت ہنسی سے کہا کرتے تھے کہ فلاں اُستاد یہیں مغنے لگا کہ آدمی کو بکری بنا دیتا ہو وہ بات مرزے سے پوری ہوئی۔ افسوس ایسی منطق اور عقل پر۔

(۲) وہ کہتا ہو کہ مسیح کشمیر میں اسرائیلیوں کو تعلیم دینے کیواسطے گیا تھا۔ اسرائیل تو مسیح کی منتظر تھی اگر مسیح وہاں جاتا تو اپنے آپ کو مسیح کے نام سے ظاہر کرتا نہ کہ یوزآسف وغیرہ کے نام سے۔ یہودی یا اسرائیلی جب مسیح کو شتے تھے تو یہی کہتے تھے کہ ہم نے مسیح کو مارا۔ مرزا اور اُس کے پیرو کسیطرح ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ شخص جسکی قبر سرینگر میں ہو مسیح کہلاتا تھا بلکہ سرینگر کے مسلمان کشمیری مسیح کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ مرزے کے اس دعوے سے پہلے کبھی کسی کو خیال بھی نہ آیا تھا کہ مسیح کی قبر سرینگر میں ہو۔

(۳) شہزادہ نبی۔ مرزا اور اس کے پیرو کسی معتبر گواہی یا تواریخ سے ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ شخص جس کی قبر سرینگر میں ہو شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ صرف سکھی سکھائی۔ وہمی اور فرضی بات ہو اگر کہلاتا بھی ہو تو اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ مسیح تھا ممکن ہو کہ کوئی اور آدمی ہو جس نے یہہ لقب اختیار کیا ہو۔ اس لقب سے مسیح کی قبر ثابت نہیں ہو سکتی۔ صرف پبلک کو دھوکا دیتا ہو۔

(۴) درخت البشر سے انجیل مراد لیتے ہیں۔ ایسی سمجھ پر بڑا افسوس ہو۔ ہزارہا ہزار اشتہار شائع ہوتے ہیں اور بیشمار کتابیں چھپتی ہیں جن کے سر پر بلفظ خوشخبری لکھا ہوا ہوتا ہو مرزا اور اُس کے مریدوں کی نظر میں تمام ایسے اشتہار انجیل سنا رہے ہیں۔ شائد تھوڑے دنوں کے بعد مرزا اشتہارات میں مسیح کی نکالدیوے گا۔ افسوس ایسی سچائی اور راستبازی پر جسکا مرزا دعویٰ کرتا ہو۔

(۵) کسان کی تمثیل کو لیکر مسیح کی موت کو ثابت کرتے ہیں۔ ہزاروں عیسائی۔ محمدی۔ ہندو۔ سکھ وغیرہ بعض قدیم بزرگوں کی تمثیلیں لیکر اپنے لکچروں میں بیان کرتے ہیں مرزا اور اُس کے مریدوں کی نظر میں وہ لکچرار بھی بزرگ بن جاتے ہیں جنکی باتوں کا اپنے لکچروں میں اقتباس کرتے ہیں۔ میں مرزے سے پوچھتا ہوں کہ قرآن میں انجیل کی بہت باتیں ہیں۔ یہہ کیوں نہیں کہدیا کہ مسیح کی قبر مدینہ میں ہو۔ افسوس ایسی عقل اور دعوے نبوت پر۔

(۶) دو ہزار برس سے کسی منکر عیسائی (جو مسیح کا انکار کر گیا) یا یہودی یا رومی (جو مسیح کے سخت مخالف تھے) نے کہیں ذکر تک بھی نہیں کیا کہ مسیح کہیں بھاگ گیا ہو یا کشمیر وغیرہ کی اطراف میں چلا گیا ہو بلکہ مرزا خود بھی پہلے گلیسل میں اس کی موت کا بیان کرتا ہو۔ اور جب وہاں کچھ ثبوت نہ دے سکا تو دوسرا جھوٹ گانٹھکر اپنے دعوے کو ثابت کرنا چاہتا ہو۔ دو ہزار تو در کنار حافظ بناشد چودہ سو برس سے کسی محمدی عالم نہ خود محمد صاحب نے مسیح کی موت کا ذکر کیا بلکہ آجتک سوائے مرزا اور اس کے مریدوں کے تمام محمدی عالم اور خود ان کا پیغمبر یہی ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر ہو اور قرآن خود شاہد ہو معلوم کہ مرزا کو یہہ کہاں سے سوجھی ہو واہ خوب! نبی بننے کا یہی طریقہ ہو۔

(۷) جو بات زیادہ غور کے لائق ہو مرزا اُس کی طرف سے آنکھ بند کر کے گذرنا چاہتا ہو اور سمجھتا ہو کہ اوروں نے بھی اُس





کیطرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ پھر یہہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ سب سے غور اور سوچ اور سمجھ کے لائق یہہ بات ہے۔ مسیحی مذہب کی اشاعت اور ترقی جس کو دیکھکر مرزے کو جلن اور سڑاہٹ ہوتی ہے وہ اپنے اخباروں میں پڑھتا ہے کہ ۹۰ لاکھ ہندوستان میں عیسائی ہو گئے۔ یہی بات مرزے کا جھوٹ ثابت کرتی ہے۔ مرزا ریویو آف ریلیجنز نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء میں بیان کرتا ہے کہ مسیح ۳½ برس کنعان کے ملک میں رہا اور پھر کسی فرضی حدیث کو پیش کر کے کہتا ہے کہ مسیح صلیب کا دکھ اُٹھانے کے بعد ایک سو بیس برس کشمیر وغیرہ کے ملک میں منادی کرتا رہا اور پھر وہاں مرگیا اور دفن ہوا۔ ناظرین اس بات پر آپ منصف مزاجی سے غور کر کے فیصلہ کریں کہ مسیحی مذہب کی اشاعت اور ترقی کہاں سے ہوئی جہاں سے اس نے ۳½ برس کام یا جہاں سے بقول مرزا ۱۲۰ برس کام کیا۔ ایک سے بقول مرزا ناامید ہو کر بھاگ گیا۔ دوسری جگہ بڑی تسلی اور امید کے ساتھ کام کیا اور بڑی فتحمندی کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کیا۔

کنعان کے ملک میں جہاں اس نے ۳½ برس کام کیا۔ وہاں سے مسیحی مذہب کی اشاعت اور ترقی اظہر من الشمس ہے۔ تمام تواریخیں شاہد ہیں کہ کنعان سے مسیحی مذہب شروع ہوا اور تمام ملکوں میں پھیل گیا۔ کنعان میں بے شمار کلیسیائیں اور پرانی عمارتیں پرانے گرجے موجود ہیں۔ دوسرے ملکوں کی تواریخیں شاہد ہیں کہ کنعان سے پہلے واعظان انجیل آئے اور انہوں نے یورپ۔ افریقہ۔ ایشیا۔ عرب۔ انجیل کی اشاعت کی۔ اور شروع کلیسیا جامع کا یہی ایمان ہے کہ مسیح مؤا اور زندہ ہوا اور آسمان پر تخت نشین ہے۔

خاصکر کے عرب وجہاں سے مرزے کا مذہب شروع ہوا ہے کی تواریخیں شاہد ہیں کہ مسیحی مذہب کنعان سے شروع ہوا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جہاں بقول مرزا مسیح نے ۱۲۰ برس منادی کی مسیحی مذہب کا نام و نشان نہیں پایا جاتا نہ کوئی عیسائی نہ کوئی پرانا گرجا نہ کوئی کشمیری زبان میں انجیل کا نوشتہ اور کسی کشمیری کے دل میں اس بات کا خیال بھی نہ تھا بلکہ کشمیری اس شخص کا نام جس کی قبر ہے مشکل سے زبان سے نکالتے ہیں اور مسیح کو زندہ کہتے کہ آسمان پر ہے حالانکہ ایک مرزائی مسمے شیر علی ریویو آف ریلیجنز نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء میں لکھتا ہے کہ اس کے یعنی فرضی مسیح کے پاس لوگ جوق کے جوق جمع ہوتے اور دین قبول کرتے اور نجات کا پھل کھاتے۔

اب میں مرزا اور شیر علی سے یہہ پوچھتا ہوں کہ وہ لوگ جو جوق کے جوق مسیح کے پاس کشمیر میں آتے تھے اور دین قبول کرتے تھے اور نجات کا پھل کھاتے تھے اُن کا ثبوت کیا ہے اُن کی قبریں کہاں ہیں۔ اُن کی اولاد کہاں ہے۔ اُن کے گرجا کہاں ہیں۔ کیا کوئی مرزائی یا خود مرزا ثبوت دے سکتے ہیں کہ کبھی کشمیر میں عیسائی مذہب پھیل گیا۔ بالکل نہیں صرف لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ افسوس ایسے دعوے پر جوکہ مرزے نے ریویو آف ریلیجنز نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء میں کیا ہے کہ لوگ میری پیروی کر کے راستبازی اور پاکیزگی حاصل کرتے ہیں۔ یہی راستبازی اور پاکیزگی ہے۔ ناحق لوگوں کو گمراہ کر کے اُنکی ہلاکت کا باعث بنتے ہو۔ عبدالرحمن اور عبداللطیف نے ناحق جان دیدی اور اب آنسو پونچھنے کے لئے شہادت کا لقب ان کے نام پڑھتے ہو۔ شرم۔ شرم۔ ایسے دعوے نبوت پر۔

جہاندیدہ بسیار گوید دروغ
دو پیمانہ آبست ویک چمچہ دوغ

مرزا اس سے بھی ترقی کر گیا مرزے کے پیمانہ میں ایک چمچہ دہی بھی نہیں ہے۔ سفید جھوٹ اسی کا نام ہے۔ میں امید کرتا ہوں سب لوگ مرزے اور اس کے مریدوں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس بیہودہ اور واہیات خیال کو ترک کر کے سچائی کی طرف پھریں۔

مسیح کی موت اور زندہ ہونا اور آسمان پر جانا ایک حقیقی تواریخی واقعات ہے۔ مسیح کی موت اور زندہ ہونا اور آسمان پر جانا ایک ضروری اور واقعی امر تھا جس کا پورا ہونا خدا کے ازلی ارادے میں مقرر تھا۔ خدا نے اپنے نبیوں کی معرفت کئی سو برس پہلے خبر دی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ یسعیاہ اس کی موت کو بیان کرتا ہے۔ داؤد اس کے زندہ ہونے اور آسمان پر جانے کا بیان کرتا ہے اور یہی باتیں اپنے وقت پر پوری ہو گیا اور قوی دلیلوں سے ثابت ہوگئیں اور شروع سے حقیقی کلیسیا جامع کا یہی ایمان ہے اور تھا اور رہیگا۔ اور سب اس کے خلاف شرمندہ ہونگے اور مٹی چاٹینگے۔ وہ آسمان پر بیٹھکر مرزے کی تمام حرکتوں کو دیکھکر برداشت کرتا ہے کاش کہ وہ توبہ کرے اور خلاص سے دل کے یہہ خیالات معاف کرے۔ آمین۔

دیارامی، برکت مسیح از گوجرانوالہ

یسوع نے اُنکا ایمان دیکھکر مفلوج سے کہا بیٹا تیرے گناہ معاف ہوئے

مرقس ۲: ۵

امریکن پریسبیٹیرین کلیسیا کی گذشتہ جنرل اسمبلی کی نسبت جو کہ لاس انجلیز میں منعقد ہوئی اس جوش کا شعلہ مشتعل تھا کہ ارشاد کا کام اور کلیسیاؤں کی تازگی کے لئے کوشش کیجاوے۔ اور مشن ہند بھی جو لودیانہ میں فراہم ہوئی ایسی جوش اور آرزو سے بھرپور تھی۔ مشن ہند میں یہہ جوش دو سبب سے پیدا ہوا۔ اول یہہ کہ کلیسیا میں کسی کسی جگہ پھوٹ پیدا ہو رہی ہے اور دوم یہہ کہ اُن مشنریوں کے الفاظ نے جوش دلایا جو گذشتہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے وقت حاضر تھے اور اب ہندوستان میں لوٹ آئے ہیں اس میں شک نہیں کہ تمام پریسبیٹریاں اور کلیسیائیں جو مشن ہند کی نگرانی میں ہیں روحانی تازگی کی حاجتمند ہیں۔ لیکن تازگی ایک وسیع لفظ ہے لہذا سوال برپا ہوتا ہے کہ کن باتوں میں تازگی کی ضرورت ہے۔ مفلوج کی شفایابی کے بیان سے ہم مفصلہ ذیل نصیحتیں سیکھتے ہیں۔

۱۔ اس بات میں تازگی کی ضرورت ہے کہ ہماری تمام کوشش خاص شکل اختیار کرے۔ یا یوں کہیں کہ خاص خاص باتوں کے لئے کیجاوے۔ جن لوگوں کے ایمان کو خداوند نے "بڑا" کہا وہ ایسے اشخاص نہ تھے جنہوں نے عام طور پر برکت کے لئے درخواست کی۔ اور کسی خاص شے کے لئے دعا نہ کی بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مفلوج کے چاروں دوست اس بات کے از حد خواہشمند تھے کہ اُسے جسمانی صحت نصیب ہو۔

اور سرفینکی عورت نے جب درخواست کی کہ اس کی بیٹی اچھی ہو جائے۔ اور کفرناحوم کے صوبہ دار نے یہہ منت کی کہ

اُس کا خادم شفا پائے۔ پس ہندوستانی کلیسیا کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ خاص برکتوں کے لئے دعا کرے خاص مضامین پر وعظ کہے۔ اور خاص قسم کا دینی کام اختیار کرے کیونکہ یہہ خطرہ درپیش ہے اور رغبت بھی اسی طرف پائی جاتی ہے کہ عام باتوں اور خیالوں پر قناعت کیجائے۔ اور کہ عام طور پر سب چیزوں کے لئے دعا کیجائے اور اور خاص طور پر کسی کے لئے بھی نہ ہو۔ یہہ بات شیطان کی شرارت ہے اور جو شخص اس آزمائش میں گرفتار ہوتا ہے وہ اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اُن باتوں کا کرنا سیکھیں جو نہایت سادہ اور روشن ہیں۔ سرفینکی عورت نے اپنی بیٹی کے لئے سفارشی دعا کی۔ صوبہ دار نے اپنے خادم کیلئے اور اُن چار اشخاص نے جو مفلوج کو اُٹھا کر لائے تھے اپنے دوست کے لئے۔ خدا ہماری مدد کرے کہ ہم بھی ایسا ہی کریں ؛

۲۔ پھر اس معاملے میں تازگی کی ضرورت ہے کہ ہم آئیندہ کو سب کام حسب موقعہ حکمت کے ساتھ انجام دیں۔ وہ ایمان جو فتح حاصل کرتا ہے شجاعت اور چالاکی اور فن گفتار میں ماہر ہوتا ہے۔ ہاں وہ ایمان جسکی تعریف مسیح کرتا ہے جانتا ہے کہ کونسی بات کس موقعہ پر کہنی چاہئے۔ جیسا کہ سرافینکی عورت کے جواب سے ظاہر ہے۔ اور وہ یہہ بھی جانتا ہے کہ کس طرح خاص موقعوں پر عام دستوروں کے بندھنوں کو توڑنا مناسب ہے جیسا کہ ان چار دوستوں نے کیا جنہوں نے چھت کو پھاڑ کر اور مفلوج کو نیچے لٹکا کر مسیح کی حضوری میں پہنچا دیا اس قسم کا خردمند اور چالاک ایمان فتح پاتا ہے۔ لکیر کا فقیر ہو جانا بڑا آسان کام ہے۔ اور دستور پرستی کا غلام بن جانا اور اپنی خدمات میں سے تازگی اور نئی تدبیروں کو خارج کر دینا بڑی سہل بات ہے۔ نئے موقعے نئے فرائض اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ اور آج کی حالت کے مطابق پورے پورے طور پر کام کرنا گویا کل کی تدبیروں اور طریقوں کو بدلنا ہوتا ہے۔ ہمیں ایمان کی اچھی لڑائی لڑنا ہے اور ایمان کی لڑائی میں سچی چالاکی اور سچی دور اندیشی اور سچی جرأت اور شجاعت کو کام میں لانے کے لئے بڑا میدان موجود ہے خالی بانرا ایمان ایک مردہ تصور ہے پس ضرور ہے کہ وہ سچی خدمت میں مجسم ہو اور کام اور خود انکاری کے گوشت و پوست سے آراستہ ہو۔ یسوع نے اس مریض کے چاروں دوستوں کے ایمان کو دیکھا اور وہ اُس کی نظر میں اس لئے سچا دکھائی دیا کہ وہ بڑی تکلیف اُٹھا کر اُس بیمار کو یسوع کی حضوری میں لائے اور جو ایمان اس طرح خود انکاری اور حکمت بھری خدمت کی صورت میں مجسم نہیں ہوتا وہ دیکھا نہیں جاتا بلکہ وہ موجود نہیں ہوتا۔ "ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔"

۳۔ پھر انتظاری کے معاملہ میں تازگی کی ضرورت ہے۔ اس مفلوج کے چاروں دوستوں کو یہ یقین تھا کہ اگر ہم اسے مسیح کے پاس لیجائیں تو وہ ضرور اُسکو چنگا کر دیگا۔ لہٰذا وہ ہر قسم اور درجہ کی تکلیف اُٹھانے کو تیار تھے۔ اور مسیح نے اُس تکلیف کو جو انہوں نے اپنے دوست کے لئے اُٹھائی دیکھا اور خوش ہوا۔ انکا ایمان قبول کیا گیا چنانچہ انہیں کے سبب سے یہہ ہوا کہ یسوع نے مفلوج سے کہا بیٹا تیرے گناہ معاف ہوئے۔ لیکن اُنکو تھوڑا مانگنے کے لئے شرم دلاتا ہے جس طرح ہمکو بھی اکثر دلایا کرتا ہے اور کس طرح؟ اس طرح کہ جتنا ہم مانگتے ہیں اُس سے کہیں زیادہ ہمکو بخش دیتا ہے مفلوج کے دوستوں نے صرف جسمانی صحت کے لئے درخواست کی مگر اس کے ساتھ روحانی شفا۔ یعنی وہ سلامتی بھی جو گناہ کی معافی سے حاصل ہوتی ہے پائی۔ یوں خدا محبت سے ہماری تربیت کرتا ہے۔ کہ ہم اپنے مانگنے کی نسبت زیادہ بلکہ زیادہ بڑی برکتوں کا مانگنا سیکھیں۔ ہم لوگوں کو جو ہندوستانی کلیسیا سے علاقہ رکھتے ہیں لازم ہے کہ ہم ولیم کیری کے اس قول کو یاد کریں "خدا سے بڑی بڑی باتوں کے منتظر رہو اور خدا کے لئے بڑی بڑی باتوں کی کوشش کرو" لیکن انتظاری کے بغیر کوشش نہیں ہو سکتی جنکی اصلی تازگی جاتی رہی اور اُسکی انتظاری کافی ہے اور اسطرح شدہ شدہ تازگی جاتی ہے اور اسکی انتظاری کرتی ہے۔ خدا کرے کہ اسطرح وہ بزرگ مشنری ہیں جو مشن ہند کی زیر نگرانی میں تازگی کی خواہشمند ہوں اور اُسکی انتظاری کریں۔ خدا کرے کہ تازگی کی خواہش ہر کلیسیا اور ہر مسیحی کو ہے۔ تاکہ مسیح جو ابدالآباد زندہ اور مبارک ہے قدیم زمانوں کی طرح آجکل بھی اپنے لوگوں کے ایمان کو دیکھے۔ اور اُن کے ایمان کی بدولت بہت سے لوگوں کو یہہ کہہ سکے اے بیٹے۔ اے بیٹی تیرے گناہ معاف ہوئے ؛

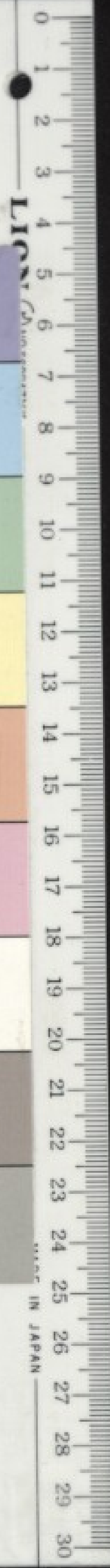
واقعات و رسائل

سوانح عمری جارج اسٹیفن سن موجد ریل

جان وسلی کی وفات سے دس سال پہلے انگلستان کے مشہور فصیح ایڈمنڈ برک کی وفات سے ۱۶ سال پہلے انگریزی زبان کے مشہور و معروف فسانہ نویس سر والٹر اسکاٹ کی پیدائش سے دس سال بعد اور فریڈرک اعظم کی وفات سے پانچسال پہلے یہہ منتخب روزگار عالم ارواح سے کشور اجسام میں آیا یعنے جارج اسٹیفن سن نے جسکو ایک طرح پر ریل گاڑی کا موجد کہنا چاہئے اس عالم بے ثبات کی روشنی پہلے پہل ۱۷۸۱ء میں دیکھی یہہ شخص نہ کسی امیر کے گھر کا چراغ تھا نہ کسی بادشاہ کا شہزادہ۔ اس کا والد ایک غریب آدمی تھا جس کے کئی بال بچے تھے اور جو کوئلہ کی کان میں آگ جلانے والے مزدوروں میں مزدور تھا کہ بڑی محنت سے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا تھا یہہ کام جیسا کہ مشکل ہو ویسا ہی خوفناک تھا بسا اوقات کانوں میں حوادث ہو کر سینکڑوں مزدور دم زدن میں موت کا شکار ہو جاتے تھے اور کئی دن بعد انکی لاشیں تنگ و تاریک غاروں سے برآمد ہوتی تھیں اس مزدوری میں بیچارے مزدور اور اس کے کنبہ کا ہر وقت خون خشک رہتا تھا مگر روزی بڑی بلا ہے ؎

بوقت لقمہ خوردن آہ و حسرت گفت لبہایم
کہ روزی میکند از ہم جدا یاران ہمدم را

ناچار دل کو کڑا کر کے جارج اسٹیفن سن کا والد اس دشوار کام کو سرانجام دیا کرتا تھا اور تنگی ترشی جھیلتا تھا جسوقت جارج اسٹیفن سن پیدا ہوا تھا تو ایسی مقیم حالت میں اس کا پیدا ہونا افلاس زدہ والدین کو کچھ بھی باعث مسرت نہ ہوا اور سب نے اس نومولود کو وبال جان سمجھا



مگر قسمت ہنس رہی تھی کہ یہہ وہ بچہ ہے جس کا نام قیامت تک شہرت کے آسمان پر چاند اور سورج ہو کر چمکیگا ایک دن یہہ اپنی عقل خداداد کی صفائی اور ذہن کی رسائی سے وہ عزت حاصل کریگا کہ نمائش گاہ میں اس کے بت فخر کے ساتھ دکھائے جائیں گے اور بڑے بڑے فاضل اپنے ہاتھ سے درباروں میں اُسکو تمغہ پہنائینگے *

جس طرح ایک غریب گھر میں اولاد کی تربیت نامکمل رہجاتی ہے اسی طرح جارج اسٹیفن سن نے بھی مایوسی کے ساتھ چھوٹی سی ہی عمر میں تعلیم اور اسکول کو خیرباد کہی اور ایک گلہ کی نگھبانی کے لئے ملازم ہوگیا *

مسٹر سمائلز جنہوں نے اسکی سوانح عمری لکھی ہے کہتے ہیں کہ یہہ شخص عہد طفلی سے طباع - ذہین ہوشیار اور شریف تھا سچ ہے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات - ایک دفعہ کا ذکر ہے اسکی ہمشیرہ نے اس سے کہا کہ جارج آؤ بازار چلیں مجھے ایک ٹوپی خریدنی ہے جارج نے کہا بہن بہت اچھا چلیے بندہ حاضر ہے - غرض دونوں بہن بھائی بازار میں بزاز کی دوکان پر گئے اور اُس سے کہا کہ ٹوپیاں دکھاؤ بزاز نے کئی قسم کی ٹوپیاں اس کی بہن کے آگے رکھدیں کئی ٹوپیاں دیکھکر اس کی بہن نے ایک بانٹ پسند کیا مگر جب اسکی قیمت پوچھی تو وہ اس قدر نکلی کہ اُس بانٹ کا خریدنا بچاری لڑکی کی طاقت سے باہر تھا جارج کی بہن اسوقت مایوس ہوگئی اور دونوں بہن بھائی افسردہ ہو کر بزاز کی دوکان سے اُٹھ کھڑے ہوئے راہ میں جارج نے اپنی بہن کا چہرہ ملول دیکھکر پوچھا آپا جان خیر تو ہے اس وقت آپ کی طبیعت کیسی ہے بہن نے جواب دیا کہ بھائی کیا کہوں اسوقت اگر دو شلنگ اور ہوتے تو میں ایسا بانٹ خرید لیتی جس کے لئے کئی سال سے میرا دل للچا رہا ہے جارج کے سننے سے دل پر اس بات نے بڑا اثر کیا اُس نے بہن سے کہا آپا جان تم ذرا اس منڈی کے پاس کھڑی رہنا میں ابھی آتا ہوں پیشتر اس کے کہ بہن اُسکی بات کا جواب دے جارج وہاں سے ایک طرف کو بھاگا اور وہ اُسکی نگاہوں سے غائب ہوگیا جارج کی بہن ہکا بکا ہو کر کھڑی کی کھڑی رہ گئی اسی حالت میں اُسے کئی گھنٹے گذر گئے اور شام ہونے کو آگئی پھر تو اُسے سخت قلق اور اضطراب ہوا اور اُس نے سمجھا کہ ہمارے جارج پر ضرور کوئی آفت آئی ہے یا تو وہ کسی گاڑی کے نیچے آگیا ہے یا کہیں بھیڑ میں کچل گیا بیچاری اس حیرانی میں کھڑی تھی کہ دور سے جارج دکھائی دیا اور آتے ہی اپنی بہن سے لپٹ گیا اور دو شلنگ اُس کے ہاتھ پر دھر دیئے بہن نے پوچھا جارج یہہ کہاں سے لایا ہے تو جارج نے جواب دیا کہ میں ایک جنٹلمین کا گھوڑا پکڑ کر ہوٹل کے سامنے کئی گھنٹے کھڑا رہا جاتے ہوئے اُس نے مجھے دو شلنگ دے دیئے اور میری مراد بر آئی - بہن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اُس نے بڑھکر اپنے پیارے بھائی کو چھاتی سے لگایا اور بہت پیار کیا پھر دونوں اُسی بزاز کی دوکان پر گئے اور وہی بانٹ خرید کر خوشی خوشی گھر گئے *

جس وقت جارج اسٹیفن سن گلہ بان ہوا تو مویشیوں کو تو وہ چراگاہ میں چھوڑ دیتا تھا اور خود وقتاً فوقتاً چھوٹے چھوٹے انجن مٹی کے بنایا کرتا تھا گویا اسی وقت سے ہی اختراع اور ایجاد کا مادہ اُس کے دل میں جوش مار رہا تھا جب چودھویں سال میں اُس نے قدم رکھا تو باپ کے ساتھ کام پر جانے لگا اسی اثنا میں چھٹی کا وقت وہ جر ثقیل کی اُن مشکلات پر حاوی ہونے میں لگاتا جو وقتاً فوقتاً کوئلوں کی کان میں پیش آتی ہوتی تھیں دنکو تو وہ محنت مزدوری کیا کرتا تھا اور رات کو ایک نائٹ اسکول میں جا کر پڑھا کرتا بیس برس تک یہی حالت رہی اس کے بعد جو وقت دنکو اُسے فرصت کا ملتا تھا وہ بوٹ بنانے کپڑے قطع کرنے اور گھڑیوں کے صاف کرنے میں خرچ کرتا تھا - اس اثنا میں اُس کی شادی ہوگئی اور ۱۸۰۳ء میں اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام رابرٹ اسٹیفن سن رکھا گیا - رابرٹ کی پیدائش کے بعد جارج کی بی بی نے قضا کی اس مفارقت دوامی کا جارج کے دل پر سخت صدمہ ہوا مگر اس جوانمرد نے دامن استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور ایک سچے کرسچن کی طرح اس صدمۂ جانکاہ کو برداشت کیا ۱۸۰۶ء میں بولٹن کمپنی نے ایک انجن کی مرمت کے لئے اُسے مونٹ موز میں بلوایا نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن سخت حیران ہوا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے آخر کار بچہ کو ایک اور عورت کے حوالے پرورش کے لئے کیا اور خود اُدھر روانہ ہوا ۱۸۱۲ء میں کل انجن کا مہتمم اپنے ہی کارخانہ میں مقرر ہوا اب وہ وقت آگیا جبکہ جارج کی سوانح عمری میں ایک عظیم تغیر پیدا ہوا مدت سے انگلستان میں یہہ مسئلہ پیش تھا کہ ایک ایسا بارکش انجن بنایا جائے جس سے عرصہ قلیل میں ہزاروں آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ باآسانی بغیر گھوڑے وغیرہ کی مدد کے جاسکیں لوگوں نے اپنے اپنے حوصلے کے مطابق بہت کچھ کیا مگر ناکام رہے جارج نے بھی تین دفعہ قسمت آزمائی کی پہلی ناکامی پر لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا خبط سوجھا ہے ایسی بات کرتے ہو کہ خلق کی خدائی میں نہ سُنی نہ دیکھی ہو کیا ٹائمز دریا کو آگ لگانے کا ارادہ ہے اُس نے کہا گھبرایئے نہیں میرا اصول یہہ ہے *

سرشمع ساں کٹائیے اور دم نہ ماریئے

منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہاریئے

آپ تسلی رکھیں میں ضرور کامیاب ہونگا میری پہلی ناکامی میری کامیابی کی سیڑھی ہے اب میں نے اپنی غلطی دریافت کرلی ہے دیکھو خدا کرتا کیا ہے چنانچہ ۱۵ ستمبر ۱۸۳۰ء کو لورپول اور منچسٹر کے درمیان پہلا انجن تین گاڑیوں کے ساتھ چلایا اور اپنی شہرت کے سر پر بقائے دوام کا سہرا باندھا اس کے تھوڑے عرصہ بعد جب تجربہ نے صداقت کردی تو انگلینڈ کے اس سرے سے اُس سرے تک لوہے کی پٹریاں ریل گاڑی کے لئے بچھائی گئیں جب جارج کی شہرت ہر طرف آفتاب نصف النہار کی طرح چمکنے لگی تو وہ سلسلہ کوہ پینین تک ایک ریل کی سڑک کے انتظام کا مہتمم ہوا - جارج اسٹیفن سن نے ایک چراغ یا لیمپ بھی ایجاد کیا تھا جس سے کان کن کو کان کے اندر کام کرنے وقت کافی روشنی پہنچ سکتی تھی مگر جارج کا چراغ سر ہمفری ڈیوے کے لیمپ کے آگے گل ہوگیا اور کامیابی نہ ہوئی جب تک ریل گاڑی کا وجود دنیا میں ہے اور جب تک اس سے لوگ سینکڑوں طرح کے فوائد اُٹھاتے رہینگے جارج اسٹیفن سن کا نام صفحہ ہستی سے کبھی نہیں مٹیگا اور ہمیشہ اُسکی عزت اُسکی وقعت اُس کی لیاقت میں

اپنا گرویدہ بنائے رہے گی سچ ہے
زندہ رہے گا نام لیاقت سے حشر تک
اولاد سے جیا تو کوئی تین چار پشت
۱۸۴۲ء میں اُس نے وفات پائی ۔ (دلچسپ)

ایک اشرفی سے اکاون

ہزار اشرفیاں بن سکتی ہیں۔ پگ آئرن یعنی انگلستان کے کچے لوہے کی سلاخیں (جو ڈھلا ہوا یعنے دیگ کا لوہا ہو) اوسط قیمت فی ٹن تین پونڈ ۲ شلنگ ہے یا ہندوستان کے سکہ میں اکاون روپیہ ہے ۔

غالباً دنیا میں کوئی ایسی کچی دھات نہیں ہے کہ جس پر انسان کی دستکاری نے مختلف ترکیبوں سے قیمت میں اتنا بڑا فرق پیدا کر دیا ہو۔ آسانی کی غرض سے ہم اس بھورے رنگ کی دھات کا ایک ایسا ڈلا لیتے ہیں۔ کہ جس کی قیمت ٹھیک ٹھیک ایک اشرفی ہو لوہار کو گھوڑے کی نعل بنانے کے لئے دیتے ہیں جس وقت اُس نے گرم کر کے نعل گھڑ لئے۔ تو اُسکی قیمت دو چند ہو گئی گویا پچاس جوڑی گھوڑے کے نعلوں کی قیمت دو پونڈ ہے جو اس قدر لوہے سے بن سکتے ہیں۔ اب فرض کرو کہ بجائے لوہار کے تم خود اُس لوہے کی سلاخ کا فولاد بناتے ہو۔ اس ترکیب سے اس کی قیمت فی الفور دگنی ہو جائیگی۔ اگر آپ اس کو شیچ کے کارخانہ میں بھیجو گے اور وہاں مشین کے ذریعہ سے اُس کی سوئیاں بنائی جاوینگی تو ان کی تھوک قیمت گیارہ پونڈ سمجھی جاویگی ۔

اگر تم سے ایک پونڈ خام لوہے کی قیمت اور زیادہ حاصل کرنا چاہتے۔ تو شہر شیفیلڈ میں بھیجکر قلمتراش اور چاقوؤں کے پھلکے بنوا لو۔ ان میں سے ہر ایک کو جدا گانہ ترتیب دو۔ اور نتیجہ یہہ ہوگا۔ کہ تمہارے پاس اس وقت پانچ ہنڈرڈ ویٹ تیز دھار والے فولادی پھلکے ہیں کہ جن کی مجمل قیمت ساڑھے چھ سو پونڈ ہے اس قیمت پر تم کو بڑا بھاری تعجب ہوا ہوگا لیکن ٹھہرو ابھی تمہیں لوہے کی انتہائی قیمت نہیں ملی ۔

اسی لوہے کے لیڈیوں کی پوشاکوں کے بٹن بن سکتے ہیں یا بہت عمدہ قسم کی زنجیریں جیبی گھڑیوں کے لئے تیار ہو سکتی ہیں۔ اس غرض کے واسطے دستی محنت درکار ہے دستی تیار کیا ہوا فولاد قیمت میں چاندی سے بڑھ جاتا ہے ان صورتوں میں تمہارے لوہے کے ڈلے کی قیمت پھر دس گنے ہو گئی اور اس وقت وہ حالت میں چھ ہزار ایک سو پونڈ قیمت رکھتا ہے ۔

اخیر اور کمال درجے کی تبدیلی شہر برمنگھم میں پہنچکر حاصل ہوگی وہاں تم اپنے اصلی بدہیت اور بیڈول ڈلے کی جیبی گھڑیوں کی کمانیاں بنوا سکتے ہو جس کی قیمت تم گھڑی سازوں سے اکاون ہزار دو سو (۵۱۲۰۰) پونڈ سے کسی صورت میں کم نہیں لوگے ۔

یعنے دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہہ کہ ایک اشرفی کے لوہے سے اکاون ہزار دو سو اشرفیاں حاصل ہو سکتی ہیں مگر کس طرح دستکاری اور صنعت گری کے صدقے سے۔ کیا کوئی کیمیا اس سے اچھی ہو سکتی ہے کہ تمہارے ہاتھوں کی لیاقت سے ایک روپیہ کے اکاون ہزار دو سو روپے بنجائیں۔ کیمیا تو یہہ ہنر اور یہہ دستکاریاں سیکھنے کا شوق نہیں رکھتے ۔ (طبیب عام)

کانچ میں سوراخ کرنیکی ترکیب

عام برمے سے شیشے کی چیز میں سوراخ نہیں ہو سکتا اس کیلئے خاص قسم کا برما بنایا جاتا ہے ایک فولاد کے ٹکڑے کا برما بنا کر اُس کی نوک کو گرم کر کے نمک کے پانی میں تین بار بجھانا چاہئے نمک کا پانی نمک کو پانی میں گھول کر پکانے سے تیار ہو جاتا ہے اس برمے سے شیشے کی چیزوں میں سوراخ کر سکتے ہیں۔ مگر جس جگہ سوراخ کرنا منظور ہو ایک ایک قطرہ تارپین تیل کا جسمیں تھوڑا سا کافور حل کیا ہوا ہو ڈالتے رہو۔ تاکہ برمے کا منہ اور سوراخ اس تیل سے تر رہیں۔ گندھک کا تیزاب پانی میں حل کر کے بھی اس مطلب کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس برمے سے حسب دلخواہ سوراخ کر سکتے ہیں ۔

ضرورت

۲۶ — ۲۷

مشن ہائی سکول بیاور راجپوتانہ کے لئے ایک مسیحی سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ ہر طرح سے لائق ہو۔ گریجوایٹ کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ شروع میں مبلغ صہ روپیہ ماہوار دیجائیگی۔ درخواست بمعہ نقول اسناد سپرنٹنڈنٹ سکول کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں ۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ چہ ۔ معہ ضمیمہ ؏
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؍ ؍ ؏ ؍ ؏
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	صہ	لعہ	عیہ
نصف کالم	لعہ	عیہ	سہ
پورا کالم	عیہ	سہ	سہ
پورا صفحہ	للعہ	عیعہ	اعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ما بعد کے لئے فی سطر کالم ا لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
؍ ؍ ؍ معہ محصول عیہ
قیمت سالانہ اٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ۔ ای ایم ۔ ویری صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن لودیانہ ایم ۔ و ۔ نیلی کے اہتمام سے چھپا